| نمبر ۱۵ | ۱۷ جنوری ۱۹۴۶ء | ۱۳ صفر ۱۳۶۵ھ | ۱۷ ماہ صلح ۱۳۲۵ ش | جلد ۳۴ |
|---|---|---|---|---|


## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا



(۱) آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائینگے تب آخری زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ اور ان سب فرقوں میں سے وہ فرقہ نجات پائیگا۔ جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ (اربعین ص۳۲) (۲) خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہیگا وہ کاٹا جائیگا۔ (۳) مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور اسکے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے، وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح ص۵۶) (۴) دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ (۵) خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کیطرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی مقصد ہے۔ جسکے لئے میں بھیجا گیا۔ (الوصیت ص۶) (۶) اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپکی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو (تجلیات الٰہیہ ص۲) (۷) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جسکے ہاتھ میں جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (حقیقۃ الوحی ص۶۸)

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ درد نقرس والے پاؤں پر بوجھ نہیں دیا جاسکتا۔ اور اکڑاؤ ہے۔ گھٹنے کے ایک جانب درد کی بھی شکایت ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

— حضرت اُم المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت میں دردِ سر اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے ضعف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں کے جوڑوں میں بھی درد نقرس کی تکلیف ہو گئی تھی۔ جو بفضلہ تعالیٰ آج نہیں ہے۔ الحمد للہ


بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۷ صلح ۱۳۲۵ ہش

## ہر احمدی اپنا محاسبہ کرے

(از ایڈیٹر)

جون ۱۹۴۴ء میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ پڑھا۔ جو الانذار کے لرزہ بر اندام کر دینے والے عنوان سے ۸ جولائی ۱۹۴۴ء کے "الفضل" میں شائع کیا گیا۔ اس میں حضور نے جماعت احمدیہ کو ایسے حقائق اور واقعات کی بناء پر ہندوستان میں تبلیغ احمدیت کے لئے غیر معمولی جدوجہد کرنے کی طرف توجہ دلائی جنہیں نظر انداز کر دینا یقیناً نہایت ہی خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس قدر خطرناک کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں "اگر جماعت نے تبلیغ کی طرف توجہ نہ کی۔ اور اگر ہندوستان کی جماعت اس میدان میں بیرونی ممالک سے کئی گنا نہ بڑھ گئی۔ تو دین خطرناک ہاتھوں میں چلا جائیگا۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ پنپے اس پر مرجھانے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے"

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا:۔ "جس طرح عیسائیت جب مرکز میں کمزور ہو گئی۔ اور باہر زیادہ پھیلنی شروع ہو گئی۔ تو انہوں نے عیسائیت کو اپنے رنگ میں ڈھال لیا۔ اور بجائے توحید کے تثلیث کا عقیدہ اختیار کر لیا۔ اسی طرح اگر مرکز میں احمدیت کمزور ہو گئی۔ تو باہر کے لوگ دینی امور کی باگ اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرینگے۔ اور چونکہ وہ احمدیت سے ناواقف ہونگے۔ اس لئے احمدیت کو بدل ڈالیں گے۔"

حضور نے اسے آخری تنبیہہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔ "میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ میری آخری تنبیہہ جماعت کی اصلاح اور اس کی بیداری کا موجب ہوگی۔ میں اس کو آخری تنبیہہ اس لئے کہتا ہوں۔ کہ وقت ایسا نازک آ گیا ہے کہ چند مہینوں یا چند سالوں کے اندر اندر بیرونجات میں نہایت سرعت کے ساتھ احمدیت پھیلنے والی ہے۔ اور جنگ کے بعد ان جماعتوں کے بڑھنے کا زبردست طور پر امکان پایا جاتا ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ بیرونجات کے احمدی مرکز کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں۔ اور ہندوستان کے لوگوں کی راہ نمائی کا حق جاتا رہے۔ چاہیئے کہ ہندوستان میں ہماری جماعت کے افراد اپنی تعداد کو موجودہ تعداد سے کئی گنا بڑھا کر دکھا دیں۔ اور پھر تعلیم و تربیت کیطرف بھی توجہ کریں تاکہ ہندوستان کا حق قائم رہے۔ اور اس کی راہ نمائی پر کوئی اور ملک قبضہ نہ کرے۔"

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک طرف تو یہاں تک فرما دیا۔ کہ

"نہایت ہی خطرناک ایام قریب آ رہے ہیں۔ جیسے عذاب کی آندھی اٹھتی ہے۔ تو دور سے اس کی سرخی نظر آتی ہے جسے دیکھتے ہی دل کانپ اٹھتے ہیں۔ اسی طرح کی سرخی میں بھی فضا میں دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ دن مجھے قریب آتے نظر آ رہے ہیں۔ جب ہندوستان اپنی راہ نمائی کا حق کھو بیٹھے گا۔"

اور دوسری طرف اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ "ابھی یہ خطرہ نمایاں نہیں ہوا۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے بیرونی ممالک کی تبلیغ پر زیادہ زور نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اس خطرہ سے آنکھیں بند کر لینا انتہائی طور پر ناواقفی اور حماقت ہے۔ میرے اعلان پر سینکڑوں لوگوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کی ہیں۔ اور بیسیوں مبلغ ہیں جو بیرونی ممالک کی تبلیغ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ ہندوستان سے باہر تبلیغ کے لئے بھجوا دیئے جائیں گے۔ جب یہ لوگ تبلیغ کے میدان میں نکل کھڑے ہوئے۔ تو انشاء اللہ ہر علاقہ میں یکدم ہزاروں لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہو جائینگے باہر کے لوگوں میں ہندوستان کے لوگوں سے زیادہ بیداری پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جس جس ملک میں ہم نے اپنے مبلغ بھجوائے ہیں۔ وہاں ہزاروں لوگوں نے بیعت کر لی ہے۔ پس جب بیسیوں مبلغ باہر کے ممالک میں تبلیغ کے لئے بھجوائے گئے۔ تو چند سالوں میں ہی لاکھوں لوگ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو جائینگے مگر یہ بات ہندوستان کے لوگوں کے لئے نہایت ہی شرمناک ہوگی۔"

اب ہندوستان کے ہر احمدی کو چاہیئے کہ ایک طرف تو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان نہایت اہم ارشادات کو دیکھے اور ان کے لفظ لفظ پر غور کرے اور دوسری طرف اس بات کو پیش نظر رکھے۔ کہ جنگ کے ختم ہونے کے ساتھ ہی حضور نے بیرونی ممالک میں پے بہ پے مبلغ بھیجنے کا سلسلہ شروع فرما دیا ہے۔ اور گزشتہ چند ہی ماہ میں ۲۶ مجاہدین خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے سہارے پر دور دراز کے ممالک میں تبلیغ احمدیت کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور پھر اس مضمون کو سامنے رکھ کر اپنا محاسبہ کرے۔ اسی پرچہ میں بعنوان "سالانہ رپورٹ بیعت برائے سال ۱۹۴۵ء" شائع ہو رہا ہے۔ تاکہ اسے معلوم ہو سکے۔ کہ اس عرصہ میں اس نے حضور کے ارشادات کے پیش نظر تبلیغ کے متعلق اپنے اندر کس قدر چستی اور سرگرمی پیدا کی ہے۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ اگر اس سے ہمارا سر شرم و ندامت سے جھک جائے تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ اپنا سر بلند کرنے اور خدا تعالےٰ کے حضور سرخرو ہونے کے لئے ہم اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں غیر معمولی اضافہ کریں۔

## ۹ نو احمدی مجاہدین کا وفد بخیریت لنڈن پہنچ گیا

### انگریزی پریس میں وفد کا شاندار الفاظ میں ذکر معہ تصاویر

### متعدد خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندوں نے حالات دریافت کئے اور فوٹو لئے

لنڈن ۱۵ جنوری مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں نو مجاہدین کا وفد سو موار کی ذات کو بخیر و عافیت یہاں پہنچ گیا ہے لورپول میں تختہ جہاز اور لنڈن کے ریلوے سٹیشن پر نمائندگان پریس نے وفد سے ملاقات کی۔

اخبار "ڈیلی سکیچ" نے اپنے نامہ نگار کی رپورٹ آج کے پرچہ میں اس عنوان کے ماتحت شائع کی ہے۔ کہ "اسلام کے نو مجاہد ہمارے ملک میں" اور رپورٹ میں لکھا ہے کہ یہ مجاہد قادیان سے اس لئے یہاں آئے ہیں۔ کہ اسلام کا پیغام انگلستان اور سارے یورپ کو پہنچائیں

پہلا تار موصول ہونے کے بعد حسب ذیل دوسرا تار موصول ہوا۔

لنڈن ۱۵ جنوری۔ "رائٹر" "پلینٹ پریس ایجنسی"۔ اور "کیسٹون پریس ایجنسی" کے نمائندگان نے مسجد احمدیہ میں آکر نئے مبلغین اور ان کے کام کے متعلق نیز ہمارے مشن کے متعلق سوالات دریافت کئے۔ اور متعدد فوٹو لئے۔ "دی سٹار" "ڈیلی ایوننگ پیپر" نے سارے وفد کا فوٹو شائع کیا۔ اور اس پر حسب ذیل جلی عنوان دیا ہے۔ "یہ لوگ ہمیں مذہب سکھانے کیلئے آئے ہیں" "عرب ایجنسی" نے بھی بہت سے سوالات دریافت کئے۔ اور ہمارے مبلغین کے کام کے متعلق مفصل معلومات حاصل کیں۔



## قادیان کے ووٹران اسمبلی کو ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات یکم فروری ۱۹۴۶ء سے ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء تک ہو رہے ہیں۔ تفصیلی پروگرام ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے شائع نہیں ہوا۔ جو شائع ہونے پر اخبار میں دیدیا جائیگا۔ جن دوستوں اور بہنوں کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ اور وہ اس وقت قادیان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ تاریخوں کا اعلان ہونے پر ضرور قادیان پہنچ جائیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر اپنا ووٹ دے سکیں۔ یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے۔ جسکے واسطے بہنوں اور بھائیوں کو خاص طور پر وقت نکال کر قادیان پہنچنا چاہیئے۔ جو ووٹر قادیان میں مقیم ہیں انہیں بھی تاریخیں نوٹ کر لینی چاہئیں۔ اگر کسی دوست کو یہ علم نہ ہو کہ قادیان میں اس کا ووٹ درج ہے یا نہیں تو وہ دفتر ہذا میں تشریف لا کر یا خط لکھ کر جس میں نام ولدیت اور قومیت درج ہو۔ دریافت فرمالیں۔

(ناظر امور عامہ)

# جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کی ایک نہایت اہم تقریر

## حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل شان



## احمدیت کے نقطۂ نظر سے

### جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی تقریر (۴)

### فخر رسل کے زندہ اور آسمان پر ہونے کا ثبوت

غرض خاتم الرسل اور فخر الرسل کی بدرجہ کامل محبت اور اتباع سے فیض رسانی کا سلسلہ امت محمدیہ میں ہمیشہ کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس کھلے کھلے اور آئے دن کے مشاہدہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس عظیم الشان استدلال کی تائید میں ثبوت پیش فرماتے ہیں۔ جو آیت دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیع ابدی ہونے کے بارے میں فرمایا ہے۔ دَنَا: خدا کے قریب ہوا۔ فَتَدَلّٰى: اور صفات الٰہیہ سے پورا حصہ لیا۔ اور اس نور سے پر نور ہوا۔ دَنَا: بنی نوع انسان سے قریب ہوا اور ان پر اپنا سارا نور انڈھیلا۔ اور ان کے لئے شفیع بنا۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ:۔ اور اس طرح دونوں جہت سے استفاضہ (یعنی فیض حاصل کرنے) اور افاضہ (یعنی فیض پہنچانے) میں قوسین کا وتر اتصال و شفاعت بن گیا۔ (لفظ تدلّٰی کے دونوں معنی ہیں۔ پورے طور پر لینا اور پورے طور پر انڈھیلنا۔) چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

ہم نہایت نرمی اور انکسار سے ہر ایک عیسائی صاحب اور دوسرے مخالفوں کو کہتے رہے ہیں۔ اور اب بھی کہتے ہیں کہ درحقیقت یہ بات سچ ہے کہ ہر ایک مذہب جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضرور ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں۔ کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی انجی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے۔ فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے۔ جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے۔ وہ اپنے روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو۔ اور عزت اور رفعت اور جلال کے آسمان پر اپنے چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ایسا بدیہی طور پر مقیم ہو۔ اور خدائے ازلی ابدی حیّ و قیوم ذوالاقتدار کے دائیں طرف بیٹھنا اس کا ایسے پرزور الٰہی نوروں سے ثابت ہو کہ اس سے کامل محبت رکھنا۔ اور اس کی کامل پیروی کرنا لازمی طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہو کہ پیروی کرنے والا روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے۔ اور اپنے پیارے نبی کے نوروں سے نور حاصل کر کے اپنے زمانہ کی تاریکی کو دور کرے۔ اور مستور لوگوں کو خدا کی ہستی پر وہ پختہ اور کامل اور درخشاں اور تاباں یقین بخشے جس سے گناہ کی تمام خواہشیں اور سفلی زندگی کے تمام جذبات جل جاتے ہیں۔ یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ نبی زندہ اور آسمان پر ہے۔

سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا شکر کریں کہ اس نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر۔ اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچی تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

اب ہمیں کوئی جواب دے کہ روئے زمین پر یہ زندگی کس نبی کے لئے بجز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے۔ کیا حضرت موسیٰؑ کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا حضرت داؤدؑ کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا راجہ رام چندر یا راجہ کرشن کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وید کے ان رشیوں کے لئے جن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے دلوں پر وید کا پرکاش ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ جسمانی زندگی کا ذکر بے سود ہے۔ اور حقیقی اور روحانی اور فیض رساں زندگی وہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی زندگی کے مشابہ ہو کر نور اور یقین کے کرشمے نازل کرتی ہو۔ ورنہ جسمانی وجود کے ساتھ ایک لمبی عمر پانا اگر فرض بھی کریں۔ اور فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ ایسی عمر کسی کو دی گئی ہے تو کچھ بھی جائے فخر نہیں۔ مصر کی بعض پرانی عمارتیں ہزارہا برس سے چلی آتی ہیں۔ اور بابل کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں۔ جن میں اُلّو بولتے ہیں۔ اور اس ملک میں اجودھیا اور بندرابن بھی پرانے زمانہ کی آبادیاں ہیں۔ اور اٹلی اور یونان میں بھی ایسی قدیم عمارتیں پائی جاتی ہیں۔ تو کیا اس جسمانی طور پر لمبی عمر پانے سے یہ تمام چیزیں اس جلال اور بزرگی سے حصہ لے سکتی ہیں جو روحانی زندگی کی وجہ سے خدا کے مقدس لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔

اب اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شامل حال رہیں۔ افسوس کہ عیسائیوں کو کبھی بھی یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی ثابت کریں۔ اور صرف اس لمبی عمر پر خوش نہ ہوں۔ جس میں اینٹ اور پتھر بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ بے سود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں۔ اور لاحاصل ہے وہ بقا۔ جس میں فیض نہیں۔ دنیا میں صرف دو زندگیں قابل تعریف ہیں۔ (۱) ایک وہ زندگی جو خدائے حیّ و قیوم مبدءِ فیض کی زندگی ہے۔ دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ۔ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے۔ اور اب بھی دیتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ جس میں فیضانہ زندگی نہیں۔ وہ مردہ ہے۔ نہ زندہ۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے۔ کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ، واجب الاطاعت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے۔ کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اور اس قدر نشان غیبی دیکھے۔ کہ ان کے کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں۔ کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا وہی خدا ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔“

(مجالس صفحہ ۲۰۴-۲۰۶)

اللہ تعالےٰ سورہ نجم میں اسی تزکیہ نفس کے متعلق فرماتا ہے۔ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر تم تزکیہ نفس کا جو دعوےٰ کرو گے۔ باطل ہوگا۔ یہ وہ خدا کی شہادت ہے۔ جو ہمیشہ سے قائم ہوتی چلی آئی ہے۔ اس خدائی شہادت کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ وہی جو دل کا اندھا ہو۔

### نبی اکرمؐ کی ابدی فیض رسانی

آنحضرتؐ کی ابدی فیض رسانی کے متعلق تازہ بتازہ شہادت جو ہر صدی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوتی چلی آئی ہے۔ یہ شہادتیں زبان حال سے قَابَ قَوْسَيْنِ کی آیات کی صحیح تفسیر اور ترجمانی کر

اور تمام بنی نوع انسان کو بار بار یاد دلاتی اور کہتی ہیں۔ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی۔ تزکیہ نفس کا ہر دعوے باطل ہے۔ جب تک صاحب کتاب نو سیکھ کا وسیلہ نہ ڈھونڈا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

ہر کہ بے او زد قدم در بحرِ دیں
کرد در اول قدم گم معبرے

ترجمہ۔ جس شخص نے اس سے الگ ہو کر دین کے سمندر میں قدم مارا۔ اس نے پہلے ہی قدم میں جائے عبور کو گم کر دیا۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

ترجمہ:۔ اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہوا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہر ایک پیغمبر (کے دور) کا اختتام ہو گیا۔

آفتاب ہر زمین و ہر زماں
رہبر ہر اسود و ہر احمرے

ترجمہ۔ وہ ہر ایک ملک اور ہر زمانے کا سورج ہے۔ اور ہر ایک کالے اور گورے کا راہنما۔

مجمع البحرین علم و معرفت
جامع الاسمین ابر و خاورے

ترجمہ۔ وہ علم کے سمندر اور معرفت کے سمندر کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ اور اس کے دو نام ہیں۔ ابر بھی (جو سورج میں حائل ہوتا ہے) اور مشرق بھی (جو اسے نکالتا ہے)۔

(محامد صفحہ ۳۷)

### سب سے انتہا عالی مقام

پھر حضور فرماتے ہیں:-

"پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی

اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوے کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ کہ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"

### بغیر وسیلہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم توحید میسر نہیں آسکتی

"نجات تو دو امر پر موقوف ہے (۱) ایک یہ کہ کامل یقین کے ساتھ خداتعالےٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیت جلشانہ کی اس کے دل میں جاں گزیں ہو کہ جس کے استیلاء اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو۔ کہ خداتعالےٰ کی اطاعت عین اس کی راحت جان ہو۔ جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے۔ اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے۔ یہی توحید حقیقی ہے۔ کہ بجز متابعت ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ کیوں حاصل نہیں ہو سکتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے۔ جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں۔ اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب

سوچو کہ یہ کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توحید میسر آسکتی ہے۔ اور اس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو۔ اس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خداتعالےٰ کے وجود کا قائل کر دیا۔ اور اب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے ان نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں بات یہی سچ ہے۔ کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل میں سے نہیں نکلتا۔ اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے۔ اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے"۔

"ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانتا ہو نجات پائیگا۔ یقیناً سمجھو کہ اس کا دل مجذوم ہے۔ اور وہ اندھا ہے۔ اور اسکو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں۔ کہ کیا چیز ہے۔ اور ایسی توحید کے اقرار میں شیطان اس سے بہتر ہے۔ کیونکہ اگرچہ شیطان عاصی اور نافرمان ہے۔ لیکن وہ اس بات پر تو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا موجود ہے۔ مگر اس شخص کو تو خدا پر بھی یقین نہیں" (محامد صفحہ ۵۳ تا ۲۵۶)

### حقیقی تقوےٰ اور کامل تزکیہ نفس کس طرح حاصل ہو سکتا ہے

حقیقی تقوےٰ اور کامل تزکیہ نفس صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع کے ساتھ وابستہ ہے۔ خدا شناسائی کے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھولا ہے۔ اسی ایک دروازہ سے خداتعالےٰ تک رسائی ہو سکتی ہے۔ اسی کے دامن سے نجات وابستہ ہے۔ اور صرف اس کی پیروی

کی برکت سے گناہ کی آلائشوں سے انسان پاک ہوتا ہے۔ وہ کون ہے جس نے ہمیں مایوسی سے نجات دی۔ اور رحمت جاودانی کی خوشخبری کی منادی کی۔ وہی ہے جس کے لئے خدا نے فرمایا۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔

(سورۃ زمر جزو ۲۴)

یعنی کہہ اے میرے غلامو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے۔ کہ تم رحمت الٰہی سے ناامید مت ہو۔ خداتعالےٰ سارے گناہ بخش دے گا۔

اب اس آیت میں بجائے قُلْ یٰعِبَادَ اللّٰہِ کے جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اے خداتعالےٰ کے بندو یہ فرمایا قُلْ یٰعِبَادِیَ یعنی کہہ اے میرے غلامو اس طرز کے اختیار کرنے میں بھید یہی ہے۔ کہ یہ آیت اس لئے نازل ہوئی ہے۔ کہ تا خداتعالےٰ بے انتہا رحمتوں کی بشارت دیوے۔ اور جو لوگ کثرت گناہوں سے دل شکستہ ہیں ان کو تسکین بخشے۔ سو اللہ جلشانہ نے اس آیت میں چاہا۔ کہ اپنی رحمتوں کا ایک نمونہ پیش کرے۔ اور بندہ کو دکھلا دے۔ کہ میں کہاں تک اپنے وفادار بندوں کو انعامات خاصہ سے مشرف کرتا ہوں۔ سو اس نے قُلْ یٰعِبَادِیَ کے لفظ سے ظاہر کیا۔ کہ دیکھو یہ میرا پیارا رسول دیکھو یہ میرا برگزیدہ بندہ۔ کہ کمال طاعت سے کہاں تک پہونچا۔ کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اس کا ہے۔ جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اس کا غلام ہو جائے۔ یعنی ایسا اس کی اطاعت میں محو ہو جائے۔ کہ گویا اس کا غلام ہے۔ تب وہ گو کیسا ہی پہلے گنہگار تھا بخشا جائے گا۔ جاننا چاہیئے کہ عبد کا لفظ لغت عرب میں غلام کے معنوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ۔ اور اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے۔ وہ اس نبی سے غلامی کی نسبت پیدا کرے۔ یعنی اس کے حکم سے باہر نہ جائے۔

اور اُس کے دامنِ اطاعت سے اپنے تئیں وابستہ جانے۔ جیسا کہ غلام جانتا ہے۔ تب وہ نجات پائیگا"۔

## غلام نبی وغیرہ طرز کے نام

"اس مقام میں ان کورباطن اُمّ کے موحدوں پر افسوس آتا ہے۔ کہ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہاں تک بغض رکھتے ہیں کہ اُن کے نزدیک یہ نام کہ غلام نبی۔ غلام رسول۔ غلام مصطفٰے۔ غلام احمد۔ غلام محمد۔ شرک میں داخل ہیں۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدارِ نجات یہی نام ہیں۔ اور چونکہ عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہر ایک آزادگی اور خود روی سے باہر آجائے اور پورا متبع اپنے مولےٰ کا ہو۔ اس لئے حق کے طالبوں کو یہ رغبت دی گئی کہ اگر نجات چاہتے ہیں۔ تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں اور درحقیقت یہ آیت اور یہ دوسری آیت قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ از روئے مفہوم کے ایک ہی ہیں۔ کیونکہ کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامّہ کو مستلزم ہے۔ جو عبد کے مفہوم میں پائی جاتی ہے۔ یہی سر ہے۔ کہ جیسے پہلی آیت میں مغفرت کا وعدہ بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے۔ گویا یہ آیت قُلْ یَا عِبَادِیَ دوسرے لفظوں میں اس طرح پر ہے۔ کہ قُلْ یَا مُتَّبِعِیَّ۔ یعنی اے میری پیروی کرنے والو۔ جو بکثرت گناہوں میں مبتلا ہو رہے ہو رحمت الٰہی سے نومید مت ہو کہ اللہ جلشانہٗ بہ برکت میری پیروی کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اور اگر عباد سے صرف اللہ تعالےٰ کے بندے ہی مراد لئے جائیں تو معنے خراب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہرگز درست نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ بغیر تحققِ شرطِ ایمان اور بغیر تحقق شرطِ پیروی تمام مشرکوں اور کافروں کو یونہی بخش دیوے۔ ایسے معنے تو نصوصِ بیّنہ قرآن سے صریح مخالف ہیں"۔ (ملاحظہ ۱۴۲ تا ۱۴۶)

**ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔**

# ترقی کرنے والی جماعتوں کی خصوصیات اور جماعت احمدیہ

اقوام عالم کے ارتقاء اور ان کے تنزل کی تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترقی اور تنزل کا دار و مدار اللہ تعالےٰ نے بعض بنیادی اصول کو قرار دیا ہے۔ جو قومیں ان کو مدنظر رکھتی ہیں کامیابی حاصل کر لیتی ہیں۔ اور جو ان اصول کو نظر انداز کر دیتی ہیں۔ ان کا قدم کبھی ترقی کی طرف نہیں اٹھتا۔

## قربانی اور ایثار

ان بنیادی اصول میں سے ایک اہم ترین اصل قربانی اور ایثار ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کے اندر یہ اہم ترین خصوصیت نہ پائی جائے۔ اور کوئی قوم دنیا میں تنزل سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جو قربانی اور ایثار کا شوق اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ قربانی کے معنے صرف اپنی جان دے دینا نہیں۔ صرف اپنا مال پیش کر دینا نہیں۔ صرف اپنی عزت نثار کر دینا نہیں صرف اپنے آرام و آسائش کو ترک کر دینا نہیں بلکہ قربانی وہ نقطہ ہے۔ جس میں جان بھی شامل ہے۔ جس میں مال بھی شامل ہے۔ جس میں عزت بھی شامل ہے۔ جس میں آرام و آسائش بھی شامل ہے۔ اور جس میں ہر قسم کے احساسات بھی شامل ہیں۔ جس طرح کوئی انسان اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب تک اس کی رگ رگ میں خون دورہ نہ کرے۔ اسی طرح کوئی قوم اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ جب تک اس کی رگ رگ میں قربانی اور ایثار کا لہو نہ دوڑے۔ ترقی حاصل کرنے والی اقوام نے یہ خوبی اور یہ وصف اپنے اندر پیدا کیا۔ اور تنزل میں گزرنے والی اقوام نے اس شاہراہ کو نظر انداز کر دیا۔ اور تباہی و بربادی کے گڑھے میں گر گئیں۔ آج جماعت احمدیہ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ لیکن خدائی نوشتے کبھی ٹل نہیں سکتے۔ یہ انقلاب آج نہیں۔ تو کل دنیا دیکھنے پر مجبور ہوگی۔ اور کشاں کشاں اس انقلاب کی طرف دوڑتی چلی آرہی ہے۔ طوعاً نہیں تو کرہاً۔ خوشی سے نہیں تو مجبوری سے اس بات پر مجبور ہوگی۔ کہ قدیم نظام کی بنیادوں کو ملیا میٹ کر دے۔ اپنے پرانے نظام کو کلیتہً بدل کر ایک نیا نظام قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور وہ نیا نظام اسلام کی شکل میں احمدیت اس کے سامنے پیش کرے گی۔ یہ نیا نظام لازماً اور حتماً ایک دن اس عالم میں جاری ہو کر رہے گا۔ مگر اسی وقت۔ جب ہم میں سے ہر ایک قربانی اور ایثار کا مجسمہ بن جائے۔ اور ہم اپنے نفس میں وہ تغیر پیدا کر لیں۔ جس کے بعد اس دنیا میں کفر و شیطان کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔

## استقلال

دوسری چیز جو کسی قوم کو ارتقائی منازل کے طے کرنے میں بہت حد تک مدد دیتی ہے۔ وہ قوم کے افراد میں استقلال کا پایا جانا ہے۔ استقلال یہ ہے۔ کہ انسان جس بات کو اختیار کرے۔ اسے چند روزہ عمل کرنے کے بعد ترک نہ کر دے۔ بلکہ ہر آن اور ہر لمحہ اسی راستہ پر گامزن رہے۔ اسلام نے استقلال کو بڑی اہمیت دی ہے۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے جب ایک شخص کے متعلق بیان کیا گیا۔ کہ وہ بڑا نیک ہے۔ تہجد بھی ادا کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ بشرطیکہ وہ اس پر استقلال سے قائم رہے۔ اسلام اپنی ہر بات میں بنی نوع انسان سے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ دوام سے کام لے۔ جو قوم بڑھتے ہوئے سیلاب کی طرح ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھاتی ہے۔ مگر پھر ایک بگولے کی طرح اس کا تمام عزم زائل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ عارضی طور پر عظیم الشان فتوحات بھی حاصل کرے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ حقیقی فتوحات کی حقدار ہے۔ یا اس بات کی مستحق ہے۔ کہ اس کے گلے میں کامیابیوں کے ہار ڈالے جائیں۔ ہاں وہ قوم جو استقلال سے کام کرے۔ جو اپنے معمولی کاموں میں بھی دوام سے ثابت قدم رہے وہ دنیاوی فتوحات بھی حاصل کر سکتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو بھی۔

## کامل اطاعت

ایک اور علامت ترقی کرنے والی جماعتوں کی یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے اندر اپنے لیڈر کی کامل اطاعت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ قوم کا لیڈر بمنزلہ روح ہوتا ہے۔ جس طرح کوئی جسم روح کے بغیر زندہ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح کوئی قوم اپنے لیڈر کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ مسلمانوں کی تباہی اور ان کی ذلت کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے۔ کہ انہوں نے اس اہم ترین اصل کو نظر انداز کر دیا۔ اور وہ جماعتی شیرازہ بندی کو مستحکم کرنے کی بجائے پراگندہ کرنے والے بن گئے۔ کیونکہ انہوں نے امام کی اہمیت اور ضرورت کو نہ سمجھا۔ آج جماعت احمدیہ کی ترقی کا بہت بڑا راز اسی اطاعت امام میں مضمر ہے۔ ہماری جماعت کے افراد اپنے امام کے ہر اشارے پر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہی وہ روح ہے۔ جس کے ماتحت جماعت کا رعب خدا تعالےٰ کے فضل سے دنیا کی تمام اقوام پر بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کی جدوجہد میں ترقی ہو رہی ہے۔ اس کے اموال ونفوس میں برکت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے رحم سے یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکینگے۔ کہ دنیا کی کوئی اور قوم جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ دوسری قوموں کی مثال ایسی ہے۔ جیسے گلہ بغیر گلہبان ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ وہ گلہ درندوں کا شکار ہو جائے گا۔

## نظام کا احترام

ترقی کرنے والی جماعت کی ایک اور خصوصیت یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک نظام کے ماتحت چلنے کی عادی ہوتی ہے۔ جس طرح انفرادی جدوجہد اس وقت تک اعلےٰ نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کا نقطہ مرکزی کوئی نظام نہ ہو۔ اسی طرح اقتصادی اور صنعتی۔ روحانی اور مذہبی ترقی اسباب کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ایک نظام ہو۔ جس کے اردگرد اس قوم کے افراد اس طرح چکر لگائیں۔ جس طرح سورج کے گرد تمام نظام ہائے شمسی چکر لگاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کے لئے نظام کی اہمیت واضح کرنے کے لئے قانون قدرت میں کئی قسم کی مثالیں رکھ دی ہیں۔ اگر عقلمند انسان ان مثالوں کو مدنظر رکھے۔ تو اس پر نظام کی حقیقت واضح ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ سب سے اول انسانی جسم ہی کو دیکھ لو۔ اللہ تعالےٰ

نے جسم کے اندر ایک حیرت ناک نظام قائم کیا ہے۔ سائنس اور طب کی موشگافیاں ابھی تک اس نظام کی حقیقت کو پوری طرح معلوم نہیں کرسکیں۔ قلب اس تمام نظام کا نقطہ مرکزی ہے۔ جب تک یہ نقطہ مرکزی قائم رہتا ہے۔ اس وقت تک اعضاء اپنا اپنا کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جونہی اس نقطہ مرکزی میں تعطل واقع ہوجائے۔ اعضاء بیکار ہوجاتے ہیں۔ اور انسان کی حیات کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ یہی اصول قومی ترقی میں کام کیا کرتا ہے۔ قوم کی مثال ایک جسم کی مانند ہوتی ہے۔ اور نظام کی مثال اس جسم میں بمنزلہ قلب ہوتی ہے۔ جس طرح قلب انسان کی تمام عروق میں خون پہنچاتے رہنے کا ذمہ دار ہے۔ اسی طرح نظام کے ذریعہ قوم کی زندگی کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر نظام کو نظر انداز کردیا جائے۔ تو قوم خواہ وہ لاکھوں افراد پر مشتمل ہو۔ دنیا میں کبھی کوئی پائیدار حیثیت نہیں حاصل کرسکتی۔

## امارت اور غربت

پھر امارت اور غربت کا امتیاز بھی ایک ایسی خرابی ہے۔ جو قوموں کو تباہی و بربادی کے گڑھے میں گرادیتی ہے۔ سرمایہ دار اور مزدور کے جھگڑے جو آج مختلف ممالک میں رونما ہیں۔ ان کی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ کچھ لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کو ادنیٰ اور ذلیل قرار دیتے ہیں۔ جب تک کوئی قوم امارت اور غربت کے امتیاز کو دور نہیں کرتی۔ وہ صحیح معنوں میں ترقی کی طرف قدم نہیں اٹھاسکتی۔ کیونکہ جب غریبوں کے جذبات کو کچل دیا جائے۔ جب ان کو ناپاک اور ذلیل سمجھا جائے۔ جب ان کے احساسات کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ اور جب ان کے لئے ترقی کے رستے بند کردیئے جائیں۔ تو ان سے یہ امید رکھنا کہ وہ قوم کی ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکینگے۔ ایک غلط امید ہے۔ جب تک ان کو آگے بڑھنے کا موقع نہ دیا جائے۔ اس وقت تک کوئی قوم دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کی صف میں کھڑی نہیں ہوسکتی۔

## اعلیٰ اخلاقی حالت

ترقی کرنے والی اقوام جہاں اپنے اندر اور بہت سی خصوصیات رکھتی ہیں۔ وہاں ان کی کامیابی کا ایک بہت بڑا راز اس بات میں مضمر ہوتا ہے۔ کہ ان کے اخلاق نہایت اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اگر اخلاق کو نظر انداز کردیا جائے۔ تو قوم کی حیثیت کچھ بھی باقی نہیں رہتی۔ اگر کسی قوم کے افراد جھوٹ بولتے ہیں۔ بدعہدی کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی ہمدردی اور خیر خواہی سے تہی دست ہیں۔ اور حقوق اللہ کو نظر انداز کردیتے ہیں۔ تو خواہ اس قوم کے افراد لاکھوں ہوں۔ یا کروڑوں پھر بھی وہ قوم دنیا میں نامور نہیں بن سکتی۔ اور نہ اس قوم کی عزت دنیا میں قائم ہوسکتی ہے۔ مسلمان تنزل کے گڑھے میں اس لئے گرے۔ کہ انہوں نے اخلاق کی قیمت کو کھودیا۔ آج عیسائیوں کو زیادہ دیانتدار قرار دیا جاتا ہے۔ ہندو تجارت کے زیادہ اہل سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں پر اعتبار نہیں کیا جاتا۔ اس لئے کہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ایک عیسائی دیانت سے کام لے گا۔ لیکن ایک مسلمان اس کا خیال نہیں رکھے گا۔ پس اخلاق کی محافظت قومی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے

## خدا تعالےٰ کا سہارا

گو ترقی کے لئے اوپر کے تمام اصول کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ مگر اصل چیز اللہ تعالےٰ ہے۔ دنیا میں انسان اپنے لئے کئی قسم کے سہارے تلاش کرتا ہے۔ لبا اوقات وہ بڑے اہم ہوتے ہیں۔ اور انسان امید کرتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اس کے کام آئینگے۔ لیکن اس کے اندازے غلط ثابت ہوتے ہیں۔ اور وہ سہارے بے بنیاد ثابت ہوتے ہیں۔ امید مایوسی سے تبدیل ہوجاتی ہے۔ اور انسان جن چیزوں کو اپنے لئے قابل اعتماد قرار دیتا ہے۔ انہی کو وہ نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ اور اگر کسی کو دوام حاصل ہے۔ تو محض اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ دنیوی قومیں دنیوی اسباب پر نظر رکھتی ہیں۔ اور اگر وہ کچھ عرصہ ترقی بھی حاصل کرلیتی ہیں۔ تو آخر ان کی ترقی تنزل میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ دینی جماعتیں اللہ تعالیٰ کو اپنا ملجا و ماویٰ قرار دیتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرتی ہیں۔ تاکہ کوئی مصیبت ان کے قدموں کو جنبش میں نہ لاسکے۔ پس تنزل سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ سب سے بڑا سہارا خدا تعالیٰ کا وجود ہے۔ سب سے بڑی امیدگاہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہمیں ترقی دینے والا اور عزت ورفعت کے مقام تک پہنچانے والا صرف خدا ہی ہے۔ جس قوم سے خدا کا تعلق ہوگیا۔ وہ قوم دنیا میں کامیاب ہوگئی۔ اور جس قوم کا خدا سے تعلق کٹ گیا۔ وہ دنیا میں بھی عزت وحرمت کے راستوں سے کٹ گئی۔ یہ تعلق جب تک قائم ہے۔ اس وقت تک کوئی قوم تنزل سے ہمکنار نہیں ہوسکتی۔ اور جب یہ تعلق جاتا رہے۔ کوئی قوم رفعت سے ہمکنار نہیں ہوسکتی۔ جس طرح نہر کا پانی دریا کا محتاج ہے۔ اسی طرح ہر قوم اور ہر فرد ایک ازلی ابدی خدا کی محبت اور اس کے پیار کی محتاج ہے۔ اگر یہ خصوصیت حاصل نہیں۔ تو خواہ اس نے ترقی کی تمام تدابیر اختیار کرلیں۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کا چشمہ ایک دن سوکھ جائیگا۔ اس کی نالی ایک دن پانی سے خالی ہوجائیگی۔ اور اس کی نہر ایک دن اپنی تمام سرسبزی اور شادابی اور لطافت کی بہار کھو بیٹھے گی۔ لوگ آئیں گے۔ مگر وہاں بجز چند کنکروں اور ریت کے ذروں کے انہیں کوئی چیز نہ ملے گی۔ دائمی اور ہمیشہ کی عزت اسی شخص اور اسی قوم کو حاصل ہوتی ہے۔ جس کا خدا کے ساتھ تعلق ہو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر میں ترقی کرنے والی جماعتوں کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں "ترقی کرنے والی قوم کے اندر مادۂ صبر پایا جانا نہایت ضروری ہے۔ یعنی اس میں یہ قابلیت ہونی چاہیئے۔ کہ اسے جس بات سے بھی روکا جائے۔ رک جائے۔ تاکہ جب بھی بدیوں کے مواقع آئیں۔ خرابیوں اور تباہیوں کے اوقات آئیں۔ وہ اپنے نفس کو روک لے۔ اور ان بدیوں میں ملوث ہونے سے اپنے آپ کو بچائے۔ یہی وہ خوبی ہوتی ہے۔ جس کو پیدا کرنے کی وجہ سے ایک قوم جیت جاتی ہے۔ اور دوسری قوم اس سے محروم ہونے کی وجہ سے شکست کھا جاتی ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔ "دوسری چیز جس کا ترقی کرنے والی قوم کے اندر پایا جانا نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب بھی کوئی اچھی چیز اس کے سامنے آئے اس کے دل میں یہ شدید شوق پیدا ہوجائے۔ کہ کسی طرح میں اس چیز کو حاصل کرلوں۔ گویا صفت صبر اور صفت اشتیاق شدید یا رغبت شدید یہ دو خوبیاں جس قوم کے اندر پائی جائیں۔ وہ یقیناً دنیا پر غالب آجاتی ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴) (عبدالشکور تبسم متعلم مدرسہ احمدیہ)



## ثواب صرف نام سے نہیں بلکہ کام سے ہوتا ہے

## سیکرٹریان تحریک جدید کی ذمہ واری

شیخ حبیب الرحمٰن صاحب اے۔ڈی۔آئی کبیر والہ سے لکھتے ہیں:۔ گذشتہ ایام میں حضور پر نور کی خدمت مبارک میں دعا کے لئے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں مجھے ترقی کا گریڈ مل گیا۔ میں نے پہلے -/۱۰۵ روپے کا وعدہ بارھویں سال کے لئے کیا تھا۔ جو گیارھویں سال سے اضافہ کے ساتھ تھا۔ مگر اب گریڈ کی ابتدائی تنخواہ -/۱۵۰ روپے کا وعدہ بارھویں سال کا حضور قبول فرمادیں۔

فلائنگ آفیسر انور احمد صاحب ملک لکھتے ہیں۔ گیارھویں سال میں وعدہ -/۵۰۰ تھا۔ اس سال کے لئے حضور کا خطبہ پڑھ کر ۱۰۱۷ کا وعدہ پیش ہے۔ جو گزشتہ سال سے قریبًا ڈیوڑھا ہے۔

ہر جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید اور امیر یا پریذیڈنٹ کے لئے ضروری ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنی جماعت کی فہرستیں مکمل کرکے ارسال فرمائے۔ وعدوں کی میعاد میں وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ پھر الیکشن کے کام کی مصروفیت ہوجائیگی۔ اس لئے ہر جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ الیکشن کا کام شروع ہونے سے قبل بارھویں سال کے وعدوں کی فہرستیں مکمل ہوکر حضور کے پیش ہوجائیں۔ نیز دفتر دوم کے سال دوم کے وعدوں کی فہرست بھی حضور کے پیش کردی جائے۔

"سیکرٹریان تحریک جدید کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب ان کی ذمہ واری کے امتحان کا وقت آگیا ہے۔ ثواب صرف نام سے نہیں بلکہ کام سے ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش سے کام کریں۔" (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

## ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں چند کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار محنتی۔ خوشخط اور مستقل مزاج ہونا چاہیئے۔ خدمت دین کے شائق احباب اس طرف توجہ کریں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ (عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# حضرت حافظ نور محمد صاحب کے مختصر حالات

حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک ضلع گورداسپور کے رہنے والے میرے ماموں تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے پہلے ہی حضور کے معتقد تھے۔ اپنا اکثر وقت حضور کی صحبت میں گذارتے۔ ان کا گاؤں فیض اللہ چک قادیان سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ تقریباً ہر روز قادیان پہنچ کر اکثر نمازیں اپنے پیارے مسیح کے ساتھ پڑھتے۔ اور بعض دفعہ تو کئی کئی دن تک قادیان میں ہی رہتے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہمارے گاؤں میں تشریف لے گئے۔ تو میاں مراد علی صاحب میرے ناناجان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا۔ کہ حضور اگر کسی گھر میں دو چار چراغ ہوں۔ اور ایک وہاں سے علیحدہ کیا جائے۔ تو وہاں روشنی پھر بھی رہے گی۔ مگر جس گھر میں ایک ہی چراغ ہو۔ اور وہ وہاں سے علیحدہ کیا جائے۔ تو اس گھر میں تو اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میاں صاحب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ اور حافظ صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ حافظ صاحب آپ میاں مراد علی صاحب کی اجازت لے کر ہمارے پاس آیا کریں۔

آپ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے تھے۔ جب تک آپ کے والد زندہ رہے۔ ان کی اجازت سے قادیان جایا کرتے۔ ناناجان پیری مریدی کا سلسلہ رکھتے تھے۔ ہر سال آپ کے گاؤں میں عرس ہوتا۔ میلہ لگتا۔ دور دور سے قوال آتے۔ قوالی ہوتی۔ اور لوگ چڑھاوے چڑھاتے۔ جب ناناجان کا انتقال ہوگیا تو ان کے مریدین نے چاہا۔ کہ حافظ صاحب ان کی جگہ ان کے پیر بنیں۔ اور دستار پہنانی چاہی۔ لیکن حافظ صاحب نے ان سے کہا۔ کہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلام ہو چکا ہوں۔ بہتر ہے آپ لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیں۔ اس طرح آپ نے اپنے خاندان میں جو سلسلہ پیری مریدی کا چلا آرہا تھا۔ اس کو ختم کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے حافظ صاحب نے حضور سے عرض کیا کہ حضور میری بیعت لیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمیں خدا کا ایسا کوئی حکم نہیں۔ پھر جب لدھیانہ کے مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حکم کے مطابق بیعت لینا شروع کیا۔ تو حافظ صاحب بیعت کر کے السابقون الاولون میں داخل ہو گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ آپ صاحب کشف والہام تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں اکثر آپ کا ذکر کیا ہے۔

فرمایا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ کہ حضور نے آکر مجھے گلے لگایا۔ اور آسمان سے کوئی چیز چھنکار پیدا کرتی ہوئی میرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سینہ مبارک کے درمیان اٹک گئی۔ دیکھا تو کسی چیز پر "اویس قرنی" کے الفاظ تھے۔ حضرت اویس رض قرن کے رہنے والے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بن دیکھے عاشق صادق تھے۔

فرمایا کرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک دفعہ جب صبح کی نماز مسجد میں پڑھ کر میں اپنے کھلیان میں گیا۔ وہاں تلاوت قرآن مجید شروع کی جب قرآن مجید کے اس مقام پر پہنچا جہاں یَادَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ ہے۔ تو معاً غنودگی کی حالت طاری ہوگئی۔ اور دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جن کی اس وقت عمر دس گیارہ سال کی تھی سامنے کھڑے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی ڈاڑھی آئی ہوئی ہے۔ اور سر پر ریشمی لنگی بندھی ہے اس پر مجھے بڑی تسلی ہوگئی۔ اور یہ تفہیم ہوئی کہ آپ انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ برحق ہوں گے۔ چنانچہ جب خلافت ثانیہ کا زمانہ آیا۔ اور بڑے بڑے لوگ شک میں پڑ گئے۔ تو مجھے کوئی تردد نہ تھا۔ کیونکہ خداوند کریم نے بہت عرصہ قبل مجھے بشارت دے رکھی تھی۔ میں نے فوراً قادیان حاضر ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست حق پرست پر بیعت کر لی۔

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت تھی۔ اپنی بیماری کے دنوں میں جب بھی کوئی دوست ان کی عیادت کے لئے جاتا تو پہلے حضور کی خیریت دریافت کرتے۔

حضرت حافظ صاحب کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ آپنے اپنی زندگی قرآن کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ رات کا اکثر وقت تہجد میں گذارتے۔ فیض اللہ چک کی جماعت کے ہمیشہ امام الصلوٰۃ رہے۔ لوگوں کو نماز باجماعت کی ہمیشہ تلقین کرتے۔ آپ کے خطبات دنیا کی ناپائیداری کے متعلق نہایت پُر اثر ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اکثر اشعار اور دیگر بزرگوں کے اقوال اور اشعار خوب یاد تھے۔ دور دور سے لوگ آکر استفادہ کرتے۔ اپنے گاؤں کے علاوہ اردگرد کے دیہات سے لوگ آکر آپ سے قرآن پڑھتے۔ جو لوگ کسی وجہ سے آپ کے پاس نہ پہنچ سکتے۔ خود ان کے پاس جاکر پڑھاتے۔ ایک دفعہ تہیہ غلام نبی جو ان کے گاؤں سے دو میل کے فاصلہ پر ہے کسی درست کو پڑھانے گئے۔ ان کے غیر احمدی رشتہ داروں نے حافظ صاحب کے وہاں جانے پر بُرا منایا اور برا بھلا کہا۔ آپ نے کوئی توجہ نہ کیا۔ اور ان کو دعائیں دیتے واپس آگئے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت جوش تھا۔ فرمایا کرتے۔ چوہدری احمد علی صاحب نمبردار نے جو ان کے رشتہ میں بھائی تھے سوٹا یا لوہے کا گز مار کر ان کی پیشانی کو خون آلود کر دیا۔ قصور یہ تھا۔ کہ حافظ صاحب نے انہیں احمدیت کی تبلیغ کی تھی۔ پھر خدا نے جب ان کو ہدایت نصیب کی۔ اور وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہو گئے۔ تو کئی جگہ سے تبلیغ احمدیت کرنے پر خود مار کھائی۔

غرض قرآن کی خدمت اور تبلیغ آپ کا روزمرہ کا مشغلہ تھا۔ حافظ صاحب کی وفات پر آپ کے جملہ اقرباء اعزا اور اردگرد کے دیہاتوں سے لوگوں اور قادیان کے لوگوں کو بہت صدمہ ہوا ہے۔ فیض اللہ چک کی جماعت نے حافظ صاحب کی یادگار قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یادگار کس صورت میں قائم کی جائے۔ اس کا پھر فیصلہ کیا جائے گا۔ فی الحال ایک عالم دین قادیان سے حاصل کرنے فیض اللہ چک کی جماعت اس کی رہائش خورونوش اور دیگر جملہ ضروریات کا انتظام کرے گی۔ اور وہ حافظ صاحب مرحوم و مغفور کا کام جاری رکھیگا خداوند کریم نے حافظ صاحب کو خاص النخاص قوت ودلیعت کی تھی۔ باوجود پیرانہ سالی کے عام صحت خدا کے فضل سے اچھی تھی۔ بینائی بھی ٹھیک تھی۔ شروع سال سے طبیعت کچھ علیل رہنا شروع ہوگئی۔ گرمیوں میں ملیریا کا حملہ ہوا۔ بایں ہمہ لوگوں کو گھر جاکر قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ آخری حملہ نمونیہ کا ہوا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ اور داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ افسوس ہے۔ کہ اس شان کے انسان روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خداوند کریم حافظ صاحب کو اعلےٰ علیین میں جگہ دے۔ اور جماعت احمدیہ کو حضرت حافظ صاحب کے نعم البدل اور عطا فرمائے۔ آمین۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم وصل علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ کل ملائکۃ المقربین وعلیٰ عبادک الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ خاکسار فضل کریم خاں صدر جماعت احمدیہ حلقہ محمد نگر لاہور۔



# حیات ابدی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آج جو شخص میدان میں آتا ہے۔ اور اعلائے کلمۃ اسلام کے لئے فکر میں ہے وہ پیغمبروں کا کام کرتا ہے۔ خدا کے مامور جو آسمان سے آتے ہیں۔ وہ اپنی جماعت کے ساتھ خرید و فروخت کا سا معاملہ رکھتے ہیں۔ وہ لوگوں سے ان کا چند روزہ مال لیتے ہیں۔ اور جاودانی مال کا ان کو وارث بناتے ہیں۔ وہ لوگوں کو اپنی زندگی وقف کر کے عملاً وقف زندگی کی تحریک کرتے ہیں پھر جو دین کی خاطر اپنی چند روزہ حیات وقف کر دیتے ہیں۔ خدا کے مامور انکو حیات ابدی بخشتے ہیں جاپان۔ چین۔ جزائر شرق الہند۔ ملایا۔ برما۔ اور سیلون۔ سوڈان۔ ابی سینیا۔ غرضیکہ ہر ملک کے لئے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ جو مبلغین اس وقت بیرون ہند جا چکے ہیں۔ ان کے قائم مقاموں کے لئے بھی مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے دیکھئے وہ کون سے خوش قسمت نوجوان ہیں۔ جو اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔

انچارج تحریک جدید

# سالانہ رپورٹ بیعت اندرون ہند برائے سال ۱۹۴۵ء

## سال گزشتہ میں ہم نے کیا کیا اور آئندہ سال کیا کرنا ہے

### نہایت مبارک سال

۱۹۴۴ء کا سال تبلیغ احمدیت کی تاریخ میں نہایت مبارک سال ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خداتعالے سے خبر پاکر ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کے مبارک دن ہوشیارپور میں ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں خداتعالے کے حکم کے ماتحت قسم کھاکر یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ خداتعالے نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے"

پھر ۱۹۴۴ء میں ہی ایک اور موقعہ پر فرمایا "خدا نے مجھے خبر دی۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی"۔

اسی روز سے ترقی کا ایک نیا دور شروع ہے۔ جیسا کہ مقدر تھا۔ کہ وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔" ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ حضور کے ذریعہ وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پارہے ہیں۔ اور دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہورہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ ہر جہت میں سرعت کے ساتھ ترقی کررہی ہے۔

### تعداد بیعت اور بیعت کنندگان

بیعت کے لحاظ سے بھی جماعت کا قدم ترقی پر ہے۔ ۱۹۴۴ء میں اندرون ہند کی تعداد بیعت کنندگان ۱۵۸۲ تھی۔ مگر ۱۹۴۵ء میں تعداد بیعت کنندگان اندرون ہند ۲۷۲۳ ہے۔ ہر طبقہ کے لوگوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ بیعت کنندگان میں علماء اور وکلاء بھی ہیں۔ گریجوایٹ اور طالب علم بھی ہیں۔ فوجی افسر اور کامیاب تجار بھی ہیں۔ بڑے بڑے زمیندار اور عام پیشہ ور لوگ بھی ہیں۔ ایک بھاری تعداد مسلمانوں میں سے آئی ہے۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں سکھوں اور کمیونسٹوں میں سے بھی تھوڑی تھوڑی تعداد میں احمدی ہوئے ہیں۔ خداتعالے کے فضل سے کئی ایک نئی جماعتیں بن گئی ہیں۔ اور سینکڑوں ایسے مقامات ہیں جہاں پہلے کوئی احمدی بھی نہ تھا۔ مگر اس سال احمدیت کا پودا وہاں لگ گیا ہے۔ قبل اس کے کہ تفصیلی اعداد و شمار پیش کئے جائیں چند اہم امور کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔

### ہمارا مقصد

اس میں شک نہیں کہ خدا کے فضل اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ سے جماعت ترقی کررہی ہے۔ چنانچہ کہاں وہ زمانہ کہ ۱۹۰۷ء میں جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد ۷۰۰ تھی۔ اور کہاں یہ زمانہ کہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۳۵۰۰۰ تھی۔ مگر جس مقصد کے لئے خداتعالے نے ہماری جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ اس کے پیش نظر موجودہ ترقی کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالے نے ہمارا مقصد یہ قرار نہیں دیا۔ کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۳۵ ہزار ہوجائے۔ بلکہ خداتعالے نے ہمیں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا حکم دیا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا میں احمدیت ہی احمدیت قائم ہوجائے۔ اور دوسری قومیں بہت قلیل تعداد میں رہ جائیں۔ جب تک یہ مقصد پورا نہیں ہوتا ہمارا کام ختم نہیں ہوسکتا۔

### محاسبہ اور غور کا مقام

یہ مقصد ہم نے ہی پورا کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالے اس امر کی وضاحت میں فرماتے ہیں "یہ مقصد فرشتوں نے پورا نہیں کرنا بلکہ ہم نے پورا کرنا ہے۔ فرشتے صرف ہمارے مددگار ہوں گے" پس ہم میں سے ہر ایک کے لئے محاسبہ اور غور کا مقام ہے۔ کہ ہم نے ترقی احمدیت کے لئے سابقہ سال میں کیا کیا۔ اور آئندہ ۱۹۴۶ء میں کیا کریں گے۔ محاسبہ اور غور کرتے وقت بیعت کی مندرجہ ذیل تفصیلات مدنظر رکھی جائیں۔ تو زیادہ مفید ہوگا

### پنجاب اور بنگال

صوبائی تقسیم کے لحاظ سے ہندوستان میں سے صرف پنجاب نے رفتار بیعت کو تیز کرنے کیلئے اچھی کوشش کی ہے پنجاب میں ۱۸۸۴ افراد نے بیعت کی۔ لیکن جس قدر مرکزی تنظیم سے پنجاب کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور جس کثرت سے اس صوبہ میں جماعتیں ہیں اس کے پیش نظر پنجاب کا کام بھی نمایاں حیثیت نہیں رکھتا۔ اکثر جماعتوں نے یہاں بھی خاص بیداری کا ثبوت نہیں دیا۔ پنجاب کے بعد بنگال کا درجہ ہے جہاں ۱۷۴ افراد نے بیعت کی مگر بنگال کے سال بھر کے کام کا حال یہ ہے۔ کہ جب تک مرکزی مبلغ وہاں کام کرتے رہے بیعت کی رو بھی چلتی رہی۔ مگر جونہی بیماری سے ان کے کام میں توقف ہوا بیعت کی رفتار بھی مدہم پڑگئی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بنگال کی جماعتیں ازخود تبلیغ کرنے میں سست ہیں۔ خدا کرے آئندہ سال بنگال کی جماعتیں خود بیدار ہوکر کام کریں۔

### یو۔پی۔ اور سندھ

بنگال کے بعد یو۔پی نے اچھی بیداری کا ثبوت دیا ہے۔ یہاں ۱۴۹ نفوس نے بیعت کی۔ یو۔پی کے بعد تعداد بیعت کے لحاظ سے سندھ کا درجہ ہے۔ صوبہ سندھ میں ۱۰۰ افراد نے بیعت کی۔ یہ صوبہ تبلیغ احمدیت کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کی ترقیات کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک رویا بھی ہے۔ حضور نے اس رویاء کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا تھا کہ "..... رویاء کی تفصیل تو نہیں بتاسکتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں بہتا جارہا ہوں اس حالت میں میں زمین پر پاؤں لگنے کے لئے دعا کرتا ہوں مگر نہیں لگتے پھر میں نے یہ دعا کی کہ سندھ میں میرے پاؤں لگیں جب میں وہاں پہنچا تو وہاں میرے پاؤں لگ گئے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر پورے طور پر زور دیا جائے تو بہت تھوڑے عرصہ میں وہاں کئی لاکھ احمدی ہوسکتے ہیں"۔ اس فرمان کے پیش نظر سال بھر میں ۱۰۰ کس کی بیعت کچھ کام نہیں ہے۔

### ریاست کشمیر۔ حیدرآباد۔ صوبہ سرحد۔ اڑیسہ

اسی طرح ریاست جموں وکشمیر کے صرف ۸۵ افراد احمدیت میں داخل ہوتے حالانکہ اس ریاست میں بڑی بڑی جماعتیں اور کئی ایک ذی اثر احباب موجود ہیں۔ ریاست حیدرآباد دکن میں ۷۷ کس نے بیعت کی۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اس طرف خاص توجہ فرمارہے ہیں۔ خدا کرے کہ باقی احباب بھی رفتار بیعت کو بڑھانے کی سعی فرمائیں۔ صوبہ سرحد اور حلقہ اڑیسہ میں بھی کسی قدر بیداری ہے۔ یہاں علی الترتیب ۴۴۔ ۳۹ کس نے احمدیت قبول کی۔ باقی صوبوں کی بیعت مشمولہ نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

### بیعت کے لحاظ سے قابل ذکر جماعتیں

جماعتی تقسیم کے لحاظ سے ہندوستان کی بیعت پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی اکثر جماعتوں نے اپنے اندر بیداری پیدا نہیں کی۔ ہندوستان میں ۷۵۰ کے قریب منظم جماعتیں ہیں۔ ان میں سے ۳۵۰ جماعتوں نے سال بھر میں ایک احمدی بھی نہیں بنایا جن جماعتوں میں بیعت ہوئی بھی ہے۔ ان میں بھی تعداد بیعت اتنی نہیں جتنی ہونی چاہیئے تھی۔ ہندوستان کی جماعتوں میں سے صرف مندرجہ ذیل جماعتیں ایسی ہیں جن کی کوشش قابل ذکر ہے۔ باقی جماعتوں کو ان کی مثال سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

| نام جماعت | تعداد بیعت | نام جماعت | تعداد بیعت |
|---|---|---|---|
| روڈہ ضلع سرگودھا | ۴۷ | کھریڑاں ضلع لاہور | ۲۶ |
| جوڑا ضلع لاہور | ۵۶ | بھینی میلواں ضلع گورداسپور | ۲۲ |
| پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ | ۴۰ | دوہ شیرخان۔ ریاست کشمیر | ۲۰ |
| اٹھوال ضلع گورداسپور | ۳۴ | حیدرآباد دکن | ۱۹ |
| مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ | ۳۳ | مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ | ۱۹ |
| | | سیالکوٹ | ۱۹ |
| لاہور | ۳۲ | کلکتہ | ۱۷ |
| ننگل کلاں ضلع گورداسپور | ۲۹ | کیرنگ اڑیسہ | ۱۶ |
| محمدآباد سندھ | ۲۸ | یادگیر | ۱۶ |
| سندرگڑھ ضلع امرتسر | ۲۷ | دیوا سنگھ والا ضلع ملتان | ۱۶ |
| پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ | ۲۷ | سکندرآباد | ۱۵ |
| شاہپور امرگڑھ ضلع گورداسپور | ۲۶ | کانپور۔ یو۔پی | ۱۴ |
| | | سامانہ محمودپور ریاست پٹیالہ | ۱۴ |

### قابل افسوس بے حسی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ہندوستان کی جماعتوں کو بیدار کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "میں ایک دفعہ پھر جماعت کو ہوشیار کردیتا ہوں کہ اسے ہندوستان کی تبلیغ کی اہمیت سمجھنی چاہیئے میں جماعت کو بتادیتا ہوں کہ اس وقت ہندوستان کی مرکزی حیثیت خطرہ میں ہے۔ اگر جلد ہی ہندوستان کے احمدیوں نے اپنے اندر چستی اور ہوشیاری پیدا نہ کی تو قادیان جو ہمارا تبلیغ کا مرکز ہے۔ اور ہندوستان جو اس مرکز کا ماحول ہونیکی وجہ سے تمام دنیا میں احمدیت کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کے لئے بنیادی طور پر ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

اس میں کمزوری اور ضعف کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور ایسی صورت پیدا ہو جائے گی کہ بجائے اس کے کہ ہندوستان کے لوگ دوسروں کی اصلاح کریں۔ اور انہیں دینی مسائل سکھائیں وہ اور لوگوں کے رحم پر ہوں گے۔ کہ وہ جس طرح چاہیں ان سے سلوک کریں۔ اور جس طرح چاہیں دین کو بدلتے جائیں۔" مگر اس انذار کے باوجود بھی جماعتوں کی یہ بے حسی قابل افسوس ہے۔

## جماعت کا ہر فرد تبلیغ کرے

انفرادی جدوجہد میں بھی یہی غفلت نظر آرہی ہے ہندوستان میں کئی لاکھ افراد احمدی ہیں۔ اور اس امر پر بارہا زور دیا گیا ہے۔ کہ تبلیغ کرنا۔ اور رفتار بیعت کو ترقی دینا صرف مرکزی مبلغوں کا ہی کام نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس امر کی وضاحت میں فرمایا کہ "جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ دین کا کام صرف مبلغوں کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے اس کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ مبلغ تبلیغ نہیں کرتا۔ تبلیغ کے لئے مصالحہ بہم پہنچاتا ہے۔ تبلیغ کرنے والا جماعت کا ہر فرد ہے۔ رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ دوست اپنے دوست کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ لیکن ایک اجنبی دوسرے اجنبی کو کیا تبلیغ کرے گا۔" اب اعداد وشمار کو دیکھتے ہیں۔ نو سال بھر میں کوئی مہینہ ایسا نہیں گذرا۔ جس میں ایسے افراد کی تعداد جن کے ذریعہ بیعت ہوئی ہو ساٹھ کس سے زیادہ ہو۔ اس اوسط سے صرف سات سو ایسے احباب بنتے ہیں۔ جنہوں نے احمدیت کی ترقی کے لئے جدوجہد کی ہے۔ حالانکہ اتنی بڑی جماعت میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف کے مطابق پانچ ہزار سپاہی تو ایسا نکلنا چاہئے۔ جن کے ذریعہ ہر سال بیعتیں ہوتی رہیں

## تبلیغ کا بہترین طریق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہمیں وہ راہ تو بتادی ہے۔ جس پر چل کر ہم آسانی سے اور یقینی طور پر جماعت میں اضافہ کا باعث بن سکتے ہیں۔ اور وہ راہ غیر احمدی رشتہ داروں کو صحیح رنگ میں تبلیغ کرنا ہے حضور فرماتے ہیں "تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے۔ اور ان سے کہے۔ کہ اب میں نے یہاں سے مر کر ہی اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں۔ اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ اسی عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا۔ کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ احمدی بڑھ جائیں گے۔" امید ہے کہ ۱۹۴۶ء میں ہر احمدی عملی طور پر حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہہ کر ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دے گا۔

## مجالس انصار و خدام الاحمدیہ

اب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ۱۹۴۵ء میں جماعت نے مختلف مذاہب کے پیروؤں کو احمدی بنانے کے لئے کس نسبت سے جدوجہد کی ہے۔ لیکن متعلقہ اعداد وشمار پیش کرنے سے پہلے یہ تذکرہ بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ ۱۹۴۵ء کی بیعت میں مجالس انصار اللہ و مجالس خدام الاحمدیہ کی جدوجہد نمایاں نظر آتی ہے۔ لجنات اماء اللہ نے کوئی خاص توجہ اس طرف نہیں کی۔ سال بھر میں صرف پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ بالوگنج شملہ کے ذریعہ بیعتیں ہوئی ہیں۔

## غیر احمدی۔ عیسائی اور کمیونسٹ

یہ امر خوشی کا باعث ہے۔ کہ امسال ۲۶۹۰ مسلمان احمدیت میں داخل ہوئے۔ مگر عیسائیوں ہندوؤں۔ سکھوں اور کمیونسٹوں میں سے نہایت قلیل تعداد میں لوگ احمدی ہوئے چنانچہ عیسائیوں میں سے صرف ۱۸ نفوس نے بیعت کی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل کام کسر صلیب ہے۔ اسی طرح کمیونسٹوں کی طرف بھی کم توجہ دی گئی ہے۔ سال زیر رپورٹ میں صرف ۴ کمیونسٹ احمدی ہوئے۔ اور صرف کانپور اور بمبئی کی جماعتوں نے اس جانب کسی قدر توجہ کی حالانکہ ہمارا زیادہ مقابلہ کمیونسٹوں سے ہی ہے۔ جنہوں نے دہریت کو مذہب کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس طبقہ میں تبلیغ کی اہمیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشادات سے واضح ہے۔ حضور فرماتے ہیں "یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ زیادہ مقابلہ ہمارا کمیونسٹوں سے ہی ہے۔ انہوں نے دہریت کو مذہب کے طور پر بنا لیا ہے پس یہ ایسی تحریک ہے۔ جس نے دہریت کو مذہب کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور جو اندر ہی اندر فتنہ و فساد پیدا کرنے والی اور امن کو برباد کرنے والی تحریک ہے۔ موجودہ جنگ کے بعد اس تحریک کا کلی طور پر دنیا کو مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور یہی وہ آخری لڑائی ہوگی۔ جو ظاہری لحاظ سے سیاسی وجوہ کی بناء پر لڑی جائے گی۔ مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ لڑائی مذہب کی تائید کے لئے ہوگی۔" پھر فرمایا "میں نے دوستوں کو بار بار توجہ دلائی ہے۔ کہ کمیونزم اس زمانہ کے اہم ترین فتنوں میں سے ہے یہ لوگ بظاہر تو کہتے ہیں کہ مذہب سے ہمارا کوئی ٹکراؤ نہیں۔ لیکن ان کا تمام طور طریق مذہب سے ٹکراؤ کا ہی ہے۔ درحقیقت اس اقتصادی نظام کے ماتحت جس کو سوویٹ سسٹم دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسلام کے لئے کوئی جگہ ہی نہیں۔"

## ہندو اور سکھ

ہندوؤں اور سکھوں میں سے علی الترتیب صرف ۶ اور ۳ افراد نے بیعت کی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں مسلمانوں کے لئے مہدی اور عیسائیوں کے لئے مسیح ہیں۔ وہاں ہندوؤں کے لئے کرشن ہیں۔ سکھوں میں تبلیغ کی طرف توجہ دینے کے لئے تو حال ہی میں اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ایک کشف دکھایا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "میں صبح کے وقت بعد اذان سویا ہوا تھا۔ کہ مجھے آواز دے کر اندر سے کسی نے جگایا۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی کشف کی حالت طاری ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک احمدیہ جماعت کا مجمع ہے۔ سامنے ایک سکھ جو دراصل مسلمان ہے تقریر کر رہا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ قریباً پچاس سال سے جماعت احمدیہ نے سکھوں میں تبلیغ شروع کی تھی۔ لیکن چونکہ فوراً نتیجہ نہ نکلا۔ ان میں کچھ سستی اور مایوسی پیدا ہو گئی۔ مگر یہ سستی اور مایوسی ان میں پیدا نہ ہونی چاہیئے تھی۔ اس آخری فقرہ میں کشف کی حالت جاتی رہی۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کشف میں ہمیں اپنے فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ سکھ ضرور اسلام کی طرف آئیں گے اس لئے اس کام کی طرف خاص توجہ چاہیئے۔"

## اچھوت اقوام

اچھوت اقوام کی طرف تو بالکل توجہ نہیں دی گئی۔ صرف ۲ کس نے بیعت کی۔ افسوس کہ یہ ساری اقوام عیسائیوں اور آریوں میں داخل ہوتی جا رہی ہیں۔

## جماعت احمدیہ کیلئے نازک ترین وقت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد پر رپورٹ ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔ "قوموں کی پیدائش کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں آئندہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین زمانہ ہے جیسے بچہ کی پیدائش کا وقت نازک ترین وقت ہوتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات وقت کے پورا ہونے کے باوجود پیدائش کے وقت کسی وجہ سے بچہ کا سانس رک جاتا۔ اور وہ مردہ کے وجود کے طور پر دنیا میں آتا ہے۔ پس جہانتک ہماری قومی پیدائش کا تعلق ہے۔ میں اس بات کو میخ کے طور پر گڑا ہوا اپنے دل میں پاتا ہوں۔ کہ یہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین مرحلہ ہے اب یہ ہماری قربانی اور ایثار ہی ہوں گے جن کے نتیجہ میں ہم قومی طور پر زندہ پیدا ہوں گے یا مردہ۔ اگر ہم نے قربانی کرنے سے دریغ نہ کیا۔ اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارا محنت اور کوشش کو اپنا شعار بنایا۔ تو خدا تعالیٰ ہمیں زندہ قوم کی صورت میں پیدا ہونے کی توفیق دے گا۔ اور اگلے مراحل ہمارے لئے آسان کر دے گا۔"

اللہ تعالیٰ جماعتوں کو حضور کے اس ارشاد کو پوری طرح سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور وہ اپنے اپنے ماحول میں رفتار بیعت کو اتنا بڑھائیں اور بڑھاتے چلے جائیں کہ ہر سال اس لحاظ سے تاریخ احمدیت میں ایک ممتاز زمانہ شمار ہو۔

ذیل میں نقشہ بیعت اندرون ہندوستان ۱۹۴۵ء پیش ہے

نورالدین منیر۔ انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

# نقشہ بیعت اندرون ہند برائے سال ۱۹۴۵ء

اس نقشہ میں حلقہ ہائے ہندوستان کی ماہوار بیعت کی رفتار دکھائی گئی ہے۔

| نمبر | حلقہ | جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء | جنوری ۱۹۴۵ء | فروری | مارچ | اپریل | مئی | جون | جولائی | اگست | ستمبر | اکتوبر | نومبر | دسمبر | میزان |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ضلع گورداسپور | ۳۹ | ۳۵ | ۶۵ | ۶۶ | ۲۵ | ۴۲ | ۷۶ | ۳۶ | ۳۸ | ۳۲ | ۱۰ | ۳۰ | ۲۳ | ۵۱۷ |
| ۲ | ضلع سیالکوٹ | ۵۸ | ۲۹ | ۳۳ | ۲۲ | ۲۵ | ۹ | ۱۸ | ۱۸ | ۳۰ | ۲ | ۴ | ۱۱ | ۲ | ۲۵۱ |
| ۳ | ضلع گوجرانوالہ | ۳۲ | ۶۰ | ۳۵ | ۳۸ | ۲۱ | ۲ | ۱ | ۳۶ | ۱ | ۷ | × | ۸ | ۴ | ۱۸۱ |
| ۴ | ضلع لاہور | ۲۵ | ۴ | ۹ | ۱۱ | ۶ | ۱۸ | ۱۱ | ۱۸ | ۶ | ۱۴ | ۸ | ۷ | ۳۶ | ۱۴۳ |
| ۶ | ضلع گجرات | ۳۱ | ۴ | ۴ | ۲ | ۵ | ۱۸ | ۶ | ۳ | ۴ | ۹ | ۲ | ۱۲ | ۱۱ | ۱۱۱ |
| ۵ | ضلع سرگودھا | ۲۰ | ۴ | ۸ | ۱۴ | ۶ | ۲ | ۲ | ۲ | ۱۵ | ۱ | ۳ | ۲۰ | ۲۷ | ۱۲۴ |
| ۷ | ضلع ملتان و مظفر گڑھ | ۱۴ | ۱ | ۲ | ۸ | ۲ | ۵ | ۳ | ۱۷ | ۱۰ | ۱۱ | ۹ | ۱۳ | × | ۹۸ |
| ۹ | ضلع شیخوپورہ | ۱۴ | ۱ | ۴ | ۷ | ۷ | ۶ | ۸ | ۴ | ۵ | ۱ | ۳ | ۳ | ۲ | ۶۵ |
| ۸ | ضلع امرتسر | ۸ | ۹ | ۲ | ۱۰ | ۱۳ | ۱ | ۳ | ۱ | ۴ | × | ۱ | ۴ | ۱ | ۶۷ |
| ۱۰ | ضلع لائل پور | ۱۳ | ۳ | ۲ | ۲ | ۲ | ۱ | ۱ | ۱ | ۹ | ۵ | ۲ | × | × | ۴۱ |
| ۱۱ | ضلع جالندھر | ۱۴ | ۱ | ۱ | ۴ | ۵ | ۱ | ۳ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۲ | ۲ | ۳۷ |
| ۱۲ | ضلع ہوشیارپور | ۱۳ | × | ۱ | ۲ | × | ۱ | ۱ | × | ۱ | × | ۶ | ۷ | ۲ | ۳۴ |
| ۱۳ | ریاست پٹیالہ و نابھہ و جیند | ۶ | ۱ | ۱۰ | ۱ | × | ۲ | ۴ | ۵ | × | × | × | × | × | ۲۹ |
| ۱۵ | ضلع منٹگمری | ۹ | × | × | ۱ | ۵ | ۳ | × | ۴ | ۱ | ۱ | × | ۲ | × | ۲۶ |
| ۱۶ | حلقہ دہلی، شملہ و اضلاع کرنال، حصار، رہتک وغیرہ | ۵ | ۱ | ۲ | ۱ | ۵ | ۷ | × | × | ۲ | ۱ | × | × | ۲ | ۲۶ |
| ۱۷ | ضلع جہلم | ۹ | ۱ | ۱ | × | ۳ | × | × | ۲ | ۲ | ۱ | × | ۳ | ۲ | ۲۳ |
| ۱۸ | ضلع لدھیانہ و ریاست مالیرکوٹلہ | ۱۵ | ۲ | × | × | × | × | × | × | × | ۱ | ۱ | × | × | ۱۹ |
| ۱۹ | ضلع کیمل پور، راولپنڈی و میانوالی | ۴ | ۱ | ۱ | × | × | × | × | ۳ | ۲ | ۱ | ۱ | ۲ | × | ۱۵ |
| ۲۰ | ضلع جھنگ | ۲ | ۱ | × | × | × | ۲ | × | ۲ | ۲ | ۱ | × | ۲ | ۳ | ۱۵ |
| ۲۱ | ضلع ڈیرہ غازیخان | ۲ | × | × | ۳ | ۳ | ۱ | ۱ | × | × | × | ۱ | × | × | ۱۱ |
| ۲۲ | ضلع انبالہ | × | × | × | ۱ | × | × | × | × | × | × | ۱ | × | × | ۲ |
| ۱۴ | ضلع فیروزپور و ریاست فریدکوٹ | ۹ | ۶ | ۱ | ۳ | ۱ | ۳ | × | ۲ | ۱ | ۲ | × | ۱ | × | ۲۹ |
| ۲۶ | ریاست جموں و کشمیر | ۲ | ۳ | ۱ | ۲۸ | ۱۱ | ۱۱ | ۴ | ۱۰ | ۱ | ۴ | × | ۷ | ۳ | ۸۵ |
| ۲۳ | صوبہ بنگال و آسام | ۱ | ۱۰ | ۴۸ | ۲۴ | ۴۶ | ۱۲ | ۱۵ | ۴ | ۸ | ۳ | ۹ | ۱۶ | ۱ | ۱۹۷ |
| ۲۴ | صوبہ یو-پی | ۸ | ۱ | ۶ | ۱۳ | ۱۰ | ۹ | ۵۱ | ۷ | ۶ | ۳۱ | ۹ | ۶ | ۲ | ۱۴۹ |
| ۲۵ | صوبہ سندھ | ۹ | ۴ | ۹ | ۱۲ | ۹ | ۶ | ۶ | ۴ | ۱۶ | ۷ | × | ۵ | ۱۳ | ۱۰۰ |
| ۲۷ | حلقہ حیدرآباد دکن | ۵ | ۳ | ۳ | ۳ | ۴ | ۷ | ۲ | ۱۲ | ۳۰ | ۳ | ۱ | ۷ | ۷ | ۷۷ |
| ۲۸ | فوج و متفرق | × | ۳ | ۲ | ۷ | ۶ | ۷ | ۷ | ۱ | ۶ | ۱ | ۱ | ۷ | ۹ | ۵۷ |
| ۲۹ | صوبہ سرحد | ۱۱ | ۱ | × | ۲ | ۱ | ۱ | ۱ | × | ۲ | ۱۳ | ۴ | ۵ | ۳ | ۴۴ |
| ۳۰ | حلقہ اڑیسہ | × | ۹ | ۴ | ۲ | ۳ | ۱ | ۳ | ۸ | ۵ | × | × | ۴ | × | ۳۹ |
| ۳۱ | حلقہ بمبئی | ۶ | ۴ | ۳ | ۳ | ۳ | × | × | × | ۱ | × | ۱ | ۳ | × | ۲۴ |
| ۳۲ | حلقہ مدراس و مالابار | × | × | ۵ | ۲ | ۵ | × | × | × | ۳ | ۷ | × | ۱ | × | ۲۳ |
| ۳۴ | حلقہ بلوچستان | × | ۱ | × | × | × | × | × | × | ۴ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۹ |
| ۳۵ | حلقہ میسور | × | × | × | × | × | × | × | × | × | ۲ | ۴ | ۱ | × | ۷ |
| ۳۶ | حلقہ سی-پی | ۱ | × | × | × | × | × | × | × | × | ۱ | × | ۲ | ۱ | ۵ |
| ۳۳ | حلقہ بہار | ۳ | × | ۲ | ۱ | ۱ | ۷ | × | ۲ | ۱ | × | × | ۳ | ۱ | ۲۳ |
| | میزان | ۳۷۸ | ۱۴۹ | ۲۶۵ | ۲۹۴ | ۲۳۴ | ۱۸۵ | ۲۲۶ | ۲۰۳ | ۱۹۷ | ۱۵۴ | ۸۳ | ۱۹۷ | ۱۵۸ | ۲۷۲۳ |

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**نئی دہلی** ۱۵ جنوری۔ تین روز کی مسلسل تعطیل کے بعد ریزرو بنک آج صبح کھل گیا۔ بنک کھلنے سے بہت پہلے ہزاروں انسان پانچ پانچ سو روپیہ اور اس سے زیادہ مالیت کے نوٹ لئے کھڑے تھے۔ یہ ہجوم بڑے نوٹوں کو چھوٹے نوٹوں میں منتقل کرانے کی جدوجہد میں دھکا پیل کر رہا تھا۔ نئی دہلی کے بڑے بڑے ٹھیکہ دار سوداگر امریکہ برطانیہ۔ برما اور ایران کے لوگ شامل تھے۔ بنک کھلنے کے ایک گھنٹہ بعد ڈیکلریشن فارم ختم ہو گئے۔ اب بلیک مارکیٹ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جس میں ڈیکلریشن فارم کی قیمت بیس روپیہ سے لے کر ایک سو روپیہ تک پڑتی رہی۔ آج ہزار ہزار روپے کا نوٹ چھ چھ سو اور پانچ پانچ سو میں بکتا رہا۔

**ہنوئی** ۱۴ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا وقائع نگار رقمطراز ہے۔ کہ ایک سال کے اندر اندر ہند چینی میں کم از کم چھ لاکھ اور زیادہ سے زیادہ بیس لاکھ افراد لقمۂ اجل ہو جائیں گے۔ خوراک کی کمی اور سردی کی شدت بہت سے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار چکی ہے۔ ہیں۔ نہ صرف ایک شہر ہنوئی میں دو دن کے اندر چار سو مردے دیکھے۔ یہ بھوک اور ننگ کا دوسرا سال ہے۔ پچھلے سال چھ لاکھ انسان فاقہ سے مر گئے تھے۔

**نئی دہلی** ۱۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان میں جنگ سرکاری طور پر یکم اپریل ۱۹۴۶ء کو ختم سمجھی جائیگی۔

**لاہور** ۱۵ جنوری۔ لاہور کارپوریشن کے الیکشن کے پہلے روز ایک پولنگ سٹیشن پر دو مسلمان امیدواروں کے حمایتوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی جس میں اینٹوں۔ لاٹھیوں۔ کلہاڑیوں اور چاقوؤں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ ڈیوٹی پر متعین سٹی انسپکٹر کو بازو پر چاقو کا زخم آیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج سے فسادیوں کو منتشر کر دیا۔ اس جھگڑے میں پانچ آدمی کافی زخمی ہوئے۔ دو کی حالت نازک ہے۔ فساد کی وجہ ایک دوسرے کے ووٹروں کو ورغلانے اور مخالفانہ نعرے لگانا بیان کی جاتی ہے۔

**کلکتہ** ۱۵ جنوری۔ چٹاگانگ کے نزدیک چھاپہ مار کر چار آدمیوں کو ہلاک اور عورتوں کی بے عزتی کرنے والے سول لیبر یونٹ کو دوسرے کیمپ میں بھیج دیا گیا ہے۔ انہیں مقدمہ کی سماعت کے لئے سول حکام کے حوالے کیا جائیگا۔ بنگال گورنمنٹ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۷ جنوری کی شام کو لیبر یونٹ کے چند آدمی ایک گاؤں میں گئے۔ انہوں نے ایک عورت سے چھیڑ خانی کی۔ جس پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ اس پر لیبر یونٹ کے باقی ممبر بھی اس کی امداد کے لئے پہنچ گئے۔ انہوں نے گاؤں کے مکانوں کو آگ لگا دی۔ اور لوگوں کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ جس سے ۲۷۲ خاندان بے خانمان ہو گئے۔ واقعہ کی اطلاع موصول ہونے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ پولیس بھی موقعہ پر پہنچ گئی۔ گاؤں کے کل بیس آدمی زخمی ہوئے۔

**الہ آباد** ۱۵ جنوری۔ برلا مل گوالیار سٹیٹ میں جو ہڑتال جاری ہے۔ اس کے گیارھویں روز پولیس مزدوروں اور عام پبلک پر جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ تین گھنٹے اندھا دھند گولی چلاتی رہی۔ اس کے علاوہ ہجوم پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ لاٹھیوں اور سنگینوں سے حملہ کیا گیا۔ کئی اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور کئی سو زخمی ہوئے ہیں۔

**کلکتہ** ۱۶ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کے نامہ نگار کے ایک سوال کے جواب میں، گاندھی جی نے کہا۔ کہ سبھاش بوس کے ساتھ میرے تعلقات ہمیشہ اچھے اور صاف رہے۔ مجھے پہلے ہی اس کے قربانی کے جذبات اس کے بلند ارادوں اور اور اس میں لیڈرشپ کی قابلیت کا علم تھا۔ اور ہندوستان سے چلے جانے کے بعد ہی اس نے اپنی قابلیتوں کا صحیح مظاہرہ کیا۔

**نئی دہلی** ۱۵ جنوری۔ تمام پوسٹ اور ٹیلیگراف آفسوں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ چونکہ پانچ سو ایک ہزار اور دس ہزار کے نوٹ لیگل ٹنڈر نہیں رہے۔ اس لئے وہ انہیں قبول نہ کریں۔ اور جو نوٹ ان کے پاس ہیں۔ ان کے متعلق ہیڈ کوارٹر کو تفاصیل بہم پہنچائیں۔

**نئی دہلی** ۱۵ جنوری۔ بڑی مالیت کے نوٹوں کے متعلق تازہ آرڈیننس کے ماتحت دہلی کے ایک کروڑ پتی مسٹر بنواری لال کے خلاف کیس رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک ایک ہزار روپے کے چالیس نوٹ لئے جا رہا تھا۔ کہ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس بنڈل میں اس کے پاس سو سو روپے کے دو سو نوٹ تھے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ملزم ان نوٹوں کو کوڑی پر بلیک مارکیٹ میں فروخت کرنے جا رہا تھا۔

**نئی دہلی** ۱۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے اگلے سال کے لئے کانگرس کی صدارت منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کی وجہ ان کی خرابیٔ صحت ہے۔ باثر حلقوں میں سردار پٹیل کے لئے کنویسنگ کی جا رہی ہے۔

**ریگین برگ جرمنی** ۱۴ جنوری۔ پچھلے دنوں میں یہاں پر تین امریکن فوجی افسروں کے قتل کے پیش نظر تمام امریکن سپاہیوں کو ہر وقت مسلح رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

**پیرس** ۱۴ جنوری۔ کل پیرس کے بازاروں میں امریکن سپاہیوں نے امریکہ کے وزیر جنگ کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ وہ گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں۔

**نئی دہلی** ۱۵ جنوری۔ مسٹر ستیا نارائن سنہا ممبر مرکزی اسمبلی نے اگلے سیشن میں پیش کرنے کے لئے ایک تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد بڑے نوٹوں کے متعلق آرڈیننس کو زیر بحث لانا ہے۔

**نیویارک** ۱۵ جنوری۔ آج مسٹر چرچل اپنی بیوی کے ہمراہ ایک بحری جہاز سے نیویارک پہنچے۔ آپ نے ایٹم بم کا راز افشا کرنے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب تک ایٹم بم کے کنٹرول کے لئے کوئی بین الاقوامی انتظام نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ایٹم بم کا راز افشا کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہوگی۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ جب میں اپنے ملک سے باہر ہوتا ہوں۔ تو میں کبھی اپنے ملک کی گورنمنٹ پر نکتہ چینی نہیں کرتا۔

**لاہور** ۱۵ جنوری۔ مفتی محمد نعیم اور حبیب الرحمن لدھیانوی نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لدھیانہ کی عدالت میں مولوی ظفر علی صاحب کے خلاف "زمیندار" میں قابل اعتراض مضمون کی اشاعت کے سلسلہ میں جو دعویٰ دائر کیا تھا۔ اس میں مولوی ظفر علی صاحب حاضر عدالت نہیں ہوئے۔ اس لئے عدالت نے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کر کے سماعت ۱۹ جنوری پر ملتوی کر دی۔

**کلکتہ** ۱۵ جنوری۔ آزاد ہند فوج کے بعض افسر بیان کرتے ہیں۔ کہ جب مسٹر سبھاش چندر بوس

## ایک سو سے زائد مالیت کے نوٹوں کے متعلق ضروری اعلان

گورنمنٹ کی طرف سے جو ۱۰۰/- روپیہ سے زائد یعنی ۵۰۰/- یا ۱۰۰۰/- روپیہ کے نوٹوں کے بارہ میں آرڈیننس جاری ہوا ہے۔ اس کی میعاد ۲۲½ تک ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر ڈیکلریشن فارم کی تین کاپیوں کے ساتھ بعد تصدیق ریزرو بنک میں یہ نوٹ جمع کرا دینے چاہئیں۔ جن احباب کے پاس اس قسم کے نوٹ ہوں۔ وہ فوری طور پر گورنمنٹ کے آرڈیننس پر عمل کریں۔

(ناظر امور عامہ)

## سراسر جھوٹا پراپیگنڈا

ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض خود غرض لوگ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ چودھری فتح محمد صاحب سیال جو دیہاتی حلقہ بٹالہ سے بطور امیدوار کھڑے ہیں۔ دستبردار ہو گئے ہیں۔ یہ پروپیگنڈا بالکل غلط ہے۔ دوست آگاہ رہیں۔ اور اس غلط پروپیگنڈا کی پوری پوری تردید کریں۔ چودھری صاحب موصوف اور ان کے معاونین پورے استقلال سے کام کر رہے ہیں۔ اور وہ اس کام کے لئے نہایت موزوں شخص ہیں۔ انشاء اللہ وہ کامیاب ہوں گے۔ (ناظر امور عامہ)

**پشاور** ۱۴ جنوری۔ برطانوی پارلیمانی وفد نے پنجاب اور سرحد کا دورہ ختم کر لیا ہے۔ آج پشاور سے واپسی پر وفد دو پارٹیوں میں منقسم ہو گیا۔ ایک پارٹی لاہور روانہ ہو گئی۔ اور دوسری پشاور سے سیدھی دہلی چلی گئی۔ سرحد کے دیہات کے دورہ سے واپس آنے پر پروفیسر رچرڈ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ میں نے پنجاب کے اس حصہ کو بہت دلچسپ پایا ہے۔ یہ لوگ بہت اچھے ہیں۔ اور ان میں سیاسی جدوجہد کے لئے بہت جوش پایا جاتا ہے جو قابل تعریف ہے مگر بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ پنجاب کی بڑی بڑی پارٹیوں میں اتحاد پیدا نہیں ہوتا۔ آزادی ہند کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ میں لیبر پارٹی کا حامی اور طرفدار تو نہیں لیکن امید ہے، وزیر اعظم اٹیلی اور ان کی پارٹی ہندوستان کو ضرور آزادی دیدے گی وفد کے ایک ممبر مسٹر سورنسن نے بتایا کہ اگرچہ میں پنجاب کے دیہات میں لوگوں کی سیاسی بیداری سے متاثر ہوا ہوں لیکن پٹھان اس معاملہ میں ان سے بڑھ کر ہیں۔